سورہ نمبر (۲۴)

سُورَةُ النُّور

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ النُّوْرِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان (عورتوں) کو بالاخانوں پر نہ رکھو اور نہ انھیں لکھنا سکھاؤ۔ انھیں سوت کاتنا اور سورۂ نور سکھاؤ۔ (در منثور ص:۱۸، ج:۵، حاکم، شعب الایمان، از بیہقی وابن مردویہ)

سعید بن منصور، ابن منذر اور بیہقی نے حضرت مجاہد سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردوں کو سورۂ مائدہ اور اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔
(در منثور ص:۱۸، ج:۵، حاکم، شعب الایمان، از بیہقی وابن مردویہ)

سورہ نور کی تعلیم عورتوں کو اس لیے دی جائے کہ اس کے اندر عورتوں سے متعلق بہت سے احکام وآداب بیان کیے گئے ہیں اور سورۂ مائدہ کی تعلیم مردوں کو اس لیے دی جائے کہ اس میں کثرت سے احکام ومسائل، بعض حدود اور قصاص کا ذکر ہے۔

عورتوں کو بالاخانوں پر نہ رہنے دیا جائے اور نہ ان کو لکھنا سکھایا جائے یقیناً رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے اندر بے شمار حکمتیں اور مصلحتیں ہیں یہ دونوں چیزیں بہت سے فتنوں کا سرچشمہ ہیں، اگر ان دونوں چیزوں پر کنٹرول کر لیا جائے تو بہت سارے فتنوں کا سد باب ہو سکتا ہے۔

ماخوذ: فضائل قرآن، مطبوعہ المجمع الاسلامی، مبارک پور

سُوْرَةُ النُّوْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّسِتُّوْنَ اٰيَةً وَّتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ نور مدنی ہے (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ﴿۱۲﴾) اس میں ۶۴ آیتیں اور نو رکوع ہیں

﴿۱۲﴾ سورۂ نور مدنیہ ہے اس میں نو۹ رکوع چونسٹھ۶۴ آیتیں ہیں ایک سو بیالیس۱۴۲ کلمے اور چھ سو اکتالیس۶۴۱ حروف ہیں۔

☆☆☆☆☆

ف ا ور ان پر عمل کرنا بندوں پر لازم کیا ف۲ یہ خطاب حکام کو ہے کہ جس مرد یا عورت سے زنا سرزد ہو اس کی حد یہ ہے کہ اسکے سو کوڑے لگاؤ یہ حد حُرِّ غیر محصن کی ہے کیونکہ حُرِّ محصن کا حکم یہ ہے کہ اسکو رجم کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ماعز رضی اللہ تعالٰی عنہ کو بحکم نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم رجم کیا گیا اور محصن وہ آزاد مسلمان ہے جو مکلّف ہو اور نکاح صحیح کے ساتھ صحبت کر چکا ہو خواہ ایک ہی مرتبہ ایسے شخص سے زنا ثابت ہو تو رجم کیا جائے گا اور اگر ان میں سے ایک بات بھی نہ ہو مثلاً حرّہ نہ ہو یا مسلمان نہ ہو یا عاقل بالغ نہ ہو یا اس نے کبھی اپنی بی بی کے ساتھ صحبت نہ کی ہو یا جسکے ساتھ کی ہو اسکے ساتھ نکاح فاسد ہوا ہو تو یہ سب غیر محصن میں داخل ہیں اور ان سب کا حکم کوڑے مارنا ہے مسائل مرد کو کوڑے لگانیکے وقت کھڑا کیا جائے اور اسکے تمام کپڑے اُتار دیے جائیں سوا تہبند کے اور اسکے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے سر چہرے اور شرم گاہ کے کوڑے اسطرح لگائے جائیں کہ الم گوشت تک نہ پہونچے اور کوڑا متوسط درجہ کا ہو اور عورت کو کوڑے لگانیکے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اسکے کپڑے اتارے جائیں البتہ اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہوئے ہو تو اُتار دیے جائیں یہ حکم حر اور حرہ کا ہے یعنی آزاد مرد اور عورت کا اور باندی غلام کی حد اس سے نصف یعنی پچاس کوڑے ہیں جیسا کہ سورۂ نساء میں مذکور ہو چکا ثبوت زنا یا تو چار مردوں کی گواہیوں سے ہوتا ہے یا زنا کرنیوالے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے پھر بھی امام بار بار سوال کرے گا اور دریافت کریگا کہ زنا سے کیا مراد ہے کہاں کیا کس سے کیا کب کیا اگر ان سب کو بیان کر دیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں اور گواہوں کو صراحۃً اپنا معائنہ بیان کرنا ہوگا بغیر اسکے ثبوت نہ ہوگا لواطت زنا میں داخل نہیں لہٰذا اس فعل سے حد واجب نہیں ہوتی لیکن تعزیر واجب ہوتی ہے اور اس تعزیر میں صحابہ رضی اللہ تعالٰی عنہم کے چند قول مروی ہیں آگ میں جلا دینا غرق کر دینا بلندی سے گرانا اور اوپر سے پتھر برسانا فاعل مفعول دونوں کا ایک ہی حکم ہے (تفسیر احمدی) ف۳ یعنی حدود کے پورا کرنے میں کمی نہ کرو اللہ دین میں مضبوط اور متصلب رہو ف۴ تاکہ عبرت حاصل ہو ف۵ کیونکہ خبیث کا میلان خبیث ہی کی طرف ہوتا ہے نیکوں کو خبیثوں کی طرف رغبت نہیں ہوتی شانِ نزول مہاجرین میں بعضے بالکل نادار تھے نہ انکے پاس کچھ مال تھا نہ انکا کوئی عزیز قریب تھا اور بدکار مشرکہ عورتیں دولتمند اور مالدار تھیں یہ دیکھکر کسی مہاجر کو خیال آیا کہ اگر ان سے نکاح کر لیا جائے تو انکی دولت کام میں آئے گی سیدِ عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے انھوں نے اسکی اجازت چاہی اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور انھیں اس سے روک دیا گیا ف۶ یعنی بدکاروں سے نکاح کرنا ف۷ ابتدائے اسلام میں زانیہ سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں آیت وانکحوا الایامی منکم سے منسوخ ہو گیا ف۸ اس آیت سے چند مسائل ثابت ہوئے مسئلہ جو شخص کسی پارسا مرد یا عورت کو زنا کی تہمت لگائے اور اسپر چار معائنہ کے گواہ پیش نہ کر سکے تو اسپر حد واجب ہو جاتی ہے اسی کوڑے آیت میں محصنات کا لفظ خصوص واقعہ کے سبب سے وارد ہوا یا اس لیے کہ عورتوں کو تہمت لگانا کثیر الوقوع ہے مسئلہ۲ اور ایسے لوگ جو زنا کی تہمت میں سزا یاب ہوں اور ان پر حد جاری ہو چکی ہو مردود الشہادۃ ہو جاتے ہیں کبھی انکی گواہی مقبول نہیں ہوتی پارسا سے وہ مراد ہیں جو مسلمان مکلف آزاد اور زنا سے پاک ہوں مسئلہ۳ زنا کی شہادت کا نصاب چار گواہ ہیں مسئلہ۴ حد قذف مطالبہ پر مشروط ہے جس پر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ مطالبہ نہ کرے تو قاضی پر حد قائم کرنا لازم نہیں مسئلہ۵ مطالبہ کا حق اسی کو ہے جسپر تہمت لگائی گئی ہے اگر وہ زندہ ہو اور اگر مر گیا ہو تو اسکے بیٹے پوتے کو بھی ہے مسئلہ۶ غلام اپنے مولیٰ پر اور بیٹا باپ پر قذف یعنی اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگانے کا دعویٰ نہیں کر سکتا مسئلہ۷ قذف کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ صراحۃً کسی کو یا زانی کہے یا یہ کہے کہ تو اپنے باپ سے نہیں ہے یا اسکے باپ کا نام لیکر کہے کہ تو فلاں کا بیٹا نہیں ہے یا اسکو زانیہ کا بیٹا کہکر پکارے اور ہو اسکی ماں پارسا تو ایسا شخص قاذف ہو جائیگا اور اسپر تہمت کی حد آئے گی مسئلہ۸ اگر غیر محصن کو زنا کی تہمت لگائی مثلاً کسی غلام کو یا کافر کو یا ایسے شخص کو جسکا کبھی زنا کرنا ثابت ہو تو اسپر حد قذف قائم نہ ہوگی بلکہ اسپر تعزیر واجب ہوگی اور یہ تعزیر تین سے انتالیس تک حسب تجویز حاکم شرع کوڑے لگانا ہے اسی طرح اگر کسی شخص نے زنا کے سوا اور کسی فجور کی تہمت لگائی اور پارسا مسلمان کو اے فاسق اے کافر اے خبیث اے چور اے بدکار اے مخنث اے بد دیانت اے لوطی اے زندیق اے دیوث اے شرابی اے سود خوار اے بدکار عورت کے بچے اے حرام زادے اس قسم کے الفاظ کہے تو بھی اس پر تعزیر واجب ہوگی مسئلہ۹ امام یعنی حاکم شرع کو اور اس شخص کو جسے تہمت لگائی گئی ہو ثبوت سے قبل معاف کرنے کا حق ہے مسئلہ۱۰ اگر تہمت لگانے والا آزاد نہ ہو بلکہ غلام ہو تو اس کے چالیس کوڑے لگائے جائیں گے مسئلہ۱۱ تہمت لگانے کے جرم میں جس کو حد لگائی گئی ہو اس کی گواہی کسی معاملہ میں معتبر نہیں چاہے وہ توبہ کرے لیکن رمضان کا چاند دیکھنے کے باب میں توبہ کرنے اور عادل ہونے کی صورت میں اس کا قول قبول کر لیا جائے گا کیوں کہ یہ درحقیقت شہادت نہیں ہے اسی لئے اس میں لفظ شہادت اور نصاب شہادت بھی شرط نہیں ف۹ اپنے احوال و افعال کو درست کر لیں ف۱۰ زنا کا ف۱۱ عورت پر زنا کا الزام لگانے میں۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ

یہ ایک سورت ہے کہ ہم نے اُتاری اور ہم نے اسکے احکام فرض کیے ف۱ اور ہم نے اس میں روشن آیتیں نازل فرمائیں کہ تم

تَذَكَّرُوْنَ (۱) اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ

دھیان کرو جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو اُن میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ

جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ

ف۲ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں ف۳ اگر تم

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىِٕفَةٌ مِّنَ

ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

الْمُؤْمِنِيْنَ (۲) اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۫ وَّ الزَّانِيَةُ

ایک گروہ حاضر ہو ف۴ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے

لَا يَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (۳)

نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک ف۵ اور یہ کام ف۶ ایمان والوں پر حرام ہے ف۷

وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں

فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَ

اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو ف۸ اور

اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (۴) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کر لیں اور

اَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۵) وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ

سنور جائیں ف۹ تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں ف۱۰

وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ

اور اُنکے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے

بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ (۶) وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ

اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے ف۱۱ اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر

منزل ۴

ف۱ اسپر زنا کی تہمت لگانے میں ف۲ اسکو لعان کہتے ہیں مسئلہ جب مرد اپنی بی بی پر زنا کی تہمت لگائے تو اگر مرد و عورت دونوں شہادت کے اہل ہوں اور عورت اسپر مطالبہ کرے تو مرد پر لعان واجب ہو جاتا ہے اگر وہ لعان سے انکار کرے تو اسکو اسوقت تک قید رکھا جائیگا جبتک وہ لعان کرے یا اپنے جھوٹ کا مقر ہو اگر جھوٹ کا اقرار کرے تو اسکو حد قذف لگائی جائے گی جسکا بیان اوپر گزر چکا ہے اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسکو چار مرتبہ اللہ کی قسم کے ساتھ کہنا ہوگا کہ وہ اس عورت پر زنا کا الزام لگانے میں سچا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا کہ اللہ کی لعنت مجھ پر اگر میں یہ الزام لگانے میں جھوٹا ہوں اتنا کرنیکے بعد مرد پر سے حد قذف ساقط ہو جائے گی اور عورت پر لعان واجب ہوگا انکار کرے گی تو قید کیجائے گی یہانتک کہ لعان منظور کرے یا شوہر کے الزام لگانے کی تصدیق کرے اگر تصدیق کی تو عورت پر زنا کی حد لگائی جائیگی اور اگر لعان کرنا چاہے تو اسکو چار مرتبہ اللہ کی قسم کیساتھ کہنا ہوگا کہ مرد اس پر زنا کی تہمت لگانے میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہنا ہوگا اگر مرد اس الزام لگانے میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہو اتنا کہنے کے بعد عورت سے زنا کی حد ساقط ہو جائے گی اور لعان کے بعد قاضی کے تفریق کرنے سے فرقت واقع ہوگی بغیر اسکے نہیں اور یہ تفریق طلاق بائنہ ہوگی اور اگر مرد اہل شہادت میں سے نہ ہو مثلاً غلام ہو یا کافر ہو یا اسپر قذف کی حد لگ چکی ہو تو لعان نہ ہوگا اور تہمت لگانے سے مرد پر حد قذف لگائی جائیگی اور اگر مرد اہل شہادت سے ہو اور عورت میں یہ اہلیت نہ ہو اسطرح کہ وہ باندی ہو یا کافرہ ہو یا اسپر قذف کی حد لگ چکی ہو یا بچی ہو یا مجنونہ ہو یا زانیہ ہو اس صورت میں نہ مرد پر حد ہوگی اور نہ لعان شان نزول یہ آیت ایک صحابی کے حق میں نازل ہوئی جنہوں نے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا کہ اگر آدمی اپنی عورت کو زنا میں مبتلا دیکھے تو کیا کرے نہ اسوقت گواہوں کے تلاش کرنیکی فرصت ہے اور نہ بغیر گواہی کے وہ یہ بات کہہ سکتا ہے کیونکہ اسے حد قذف کا اندیشہ ہے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور لعان کا حکم دیا گیا ف۳ بڑے بہتان سے مراد حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا پر تہمت لگانا ہے ۵ سنہ ہجری میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ضرورت کیلیے کسی گوشہ میں تشریف لے گئیں وہاں ہار آپکا ٹوٹ گیا اس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں ادھر قافلہ نے کوچ کیا اور آپ کا محمل شریف اونٹ پر کسدیا اور انھیں یہی خیال رہا کہ ام المؤمنین اس میں ہیں قافلہ چلدیا آپ آکر قافلہ کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپنے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا قافلہ کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانیکے لیے ایک صاحب رہا کرتے تھے اس موقع پر حضرت صفوان اس کام پر تھے جب وہ آئے اور انھوں نے آپکو دیکھا تو بلند آواز سے انا للہ وانا الیہ راجعون پکارا آپنے کپڑے سے پردہ کر لیا انھوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی آپ اسپر سوار ہو کر لشکر میں پہونچیں منافقین سیاہ باطن نے اوہام فاسدہ پھیلائے اور آپکی شان میں بدگوئی شروع کی بعض مسلمان بھی انکے فریب میں آگئے اور انکی زبان سے بھی کوئی کلمہ بیجا سرزد ہوا ام المؤمنین بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں اس زمانہ میں انھیں اطلاع نہ ہوئی کہ انکی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں ایک روز ام مسطح سے انھیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس سے آپکا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمہ میں اسطرح روئیں کہ آپکا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحہ کیلیے نیند آتی تھی اس حال میں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت ام المؤمنین کی طہارت میں یہ آیتیں اتریں اور آپکا شرف و مرتبہ اللہ تعالی نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپکی طہارت و فضیلت بیان فرمائی گئی اس دوران میں سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے برسر منبر بقسم فرمادیا تھا کہ مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے تو جس شخص نے انکے حق میں بدگوئی کی ہے اسکی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ منافقین بالیقین جھوٹے ہیں ام المؤمنین بالیقین پاک ہیں اللہ تعالی نے سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جسم پاک کو مکھی کے بیٹھنے سے محفوظ رکھا کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے

إِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٧ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ

اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لیکر

أَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٨ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ

چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے ف۱ اور پانچویں یوں کہ

غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝٩ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ

عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو ف۲ اور اگر اللہ کا فضل

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝١٠ إِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ

اور اسکی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ توبہ قبول فرماتا حکمت والا ہے تو تمہارا پردہ کھول دیتا بیشک وہ کہ یہ بڑا بہتان

بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ

لائے ہیں تمہیں میں کی ایک جماعت ہے ف۳ اسے اپنے لیے برا نہ سمجھو بلکہ وہ

خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْإِثْمِ وَالَّذِيْ

تمہارے لیے بہتر ہے ف۴ ان میں ہر شخص کیلیے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا ف۵ اور ان میں

تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١١ لَوْلَا إِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ

وہ جس نے سب سے بڑا حصہ لیا ف۶ اسکے لیے بڑا عذاب ہے ف۷ کیوں نہ ہوا جب تم نے اسے سنا تھا کہ مسلمان

الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِأَنْفُسِهِمْ خَيْرًا وَّقَالُوْا هٰذَا إِفْكٌ

مرد وں اور مسلمان عورتوں نے اپنوں پر نیک گمان کیا ہوتا ف۸ اور کہتے یہ کھلا بہتان ہے

مُّبِيْنٌ ۝١٢ لَوْلَا جَاءُوْ عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَإِذْ لَمْ يَأْتُوْا

ف۹ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے

بِالشُّهَدَاءِ فَأُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝١٣ وَلَوْلَا فَضْلُ

تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں اور اگر اللہ کا فضل

اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِيْ مَا أَفَضْتُمْ

اور اس کی رحمت تم پر دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی ف۱۰ تو جس چرچے میں

فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝١٤ إِذْ تَلَقَّوْنَهُ بِأَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ

تم پڑے اس پر تمہیں بڑا عذاب پہنچتا جب تم ایسی بات اپنی زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور اپنے منہ سے

کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپکو بد عورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی اسطرح آپکی طہارت بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالی نے آپکا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تاکہ اس سایہ پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپکے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کسطرح ممکن ہے کہ وہ آپکے اہل کو محفوظ نہ فرمائے حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پروردگار عالم نے آپکو نعلین اتار دینے کا حکم دیا جو پروردگار آپکی نعل شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے ممکن نہیں کہ وہ آپکے اہل کی آلودگی گوارا کرے اسطرح بہت سے صحابہ اور بہت سی صحابیات نے قسمیں کھائیں آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت ام المؤمنین کی طرف سے قلوب مطمئن تھے آیت کے نزول نے انکا عز و شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگوئی اللہ اور اسکے رسول اور صحابہ کبار کے نزدیک باطل ہے اور بدگوئی کرنیوالوں کیلیے سخت ترین مصیبت ہے ف۴ کہ اللہ تبارک و تعالی تمہیں اسپر جزا دیگا اور حضرت ام المؤمنین کی شان اور انکی براءت ظاہر فرمائیگا چنانچہ اس براءت میں اس نے اٹھارہ آیتیں نازل فرمائیں ف۵

(بقیہ از ص ۴۱۸)

یعنی بقدر اس کے عمل کے کہ کسی نے طوفان اٹھایا کسی نے بہتان اٹھانے والے کی زبانی موافقت کی کوئی ہنس دیا کسی نے خاموشی کے ساتھ سن ہی لیا جس نے جو کیا اس کا بدلہ پائیگا **ف** کہ اپنے دل سے یہ طوفان گھڑا اور اس کو مشہور کرتا پھرا
اللہ وہ عبد اللہ بن اُبَی بن سلول منافق ہے **ف** حدیث میں مروی ہے کہ ان بہتان لگانے والوں پر بحکم رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حد قائم کی گئی اور اسی اسی کوڑے لگائے گئے **ف** کیوں کہ مسلمان کو یہی حکم ہے کہ مسلمان کے
ساتھ نیک گمان کرے اور بدگمانی ممنوع ہے بعضے گمراہ بے باک یہ کہہ گزرتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ اس معاملہ میں بدگمانی ہو گئی تھی وہ مفتری کذاب ہیں اور شان
رسالت میں ایسا کلمہ کہتے ہیں جو مومنین کے حق میں بھی لائق نہیں ہے اللہ تعالیٰ مومنین سے فرماتا ہے کہ تم نے نیک گمان کیوں نہ کیا تو کیسے ممکن تھا کہ
رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدگمانی کرتے اور حضور کی
بقیہ حاشیہ نیچے (ص) :-

مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾
وہ نکالتے تھے جس کا تمھیں علم نہیں اور اسے سہل سمجھتے تھے **ف۱** اور وہ اللہ کے نزدیک بڑی بات ہے **ف۲**

وَ لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ
اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہونچتا کہ ایسی بات کہیں **ف۳** الٰہی پاکی ہے تجھے

هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾ يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ
ف۴ یہ بڑا بہتان ہے اللہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب کبھی ایسا نہ کہنا اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾
ایمان رکھتے ہو اور اللہ تمھارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ
وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں برا چرچا پھیلے اُن کے لیے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٩﴾
دردناک عذاب ہے دنیا **ف۵** اور آخرت میں **ف۶** اور اللہ جانتا ہے **ف۷** اور تم نہیں جانتے

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾
اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ تم پر نہایت مہربان مہر والا ہے تو تم اس کا مزہ چکھتے **ف۸**

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ يَّتَّبِعْ
ف۹ اے ایمان والو شیطان کے قدموں پر نہ چلو اور جو شیطان کے

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَوْ لَا
قدموں پر چلے تو وہ تو بے حیائی اور بری ہی بات بتائیگا اور اگر

فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ
اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں کوئی بھی کبھی ستھرا نہ ہو سکتا **ف۱۰** ہاں

لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا
اللہ ستھرا کر دیتا ہے جسے چاہے **ف۱۱** اور اللہ سنتا جانتا ہے اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں

الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ
فضیلت والے **ف۱۲** اور گنجائش والے ہیں **ف۱۳** قرابت والوں اور مسکینوں

ف۱ اور خیال کرتے تھے کہ اس میں بڑا گناہ نہیں
ف۲ جرم عظیم ہے
ف۳ یہ ہمارے لیے روا نہیں کیونکہ ایسا ہو ہی نہیں سکتا
ف۴ اس سے کہ تیرے نبی کی حرم کو فجور کی آلودگی پہونچے مسئلہ یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی نبی کی بی بی بدکار ہو سکے اگرچہ اس کا ابتلائے کفر ہونا ممکن ہے کیونکہ انبیاء کفار کی طرف مبعوث ہوتے ہیں تو ضروری ہے کہ جو چیز کفار کے نزدیک بھی قابل نفرت ہو اس سے وہ پاک ہوں اور ظاہر ہے کہ عورت کی بدکاری انکے نزدیک قابل نفرت ہے (کبیر وغیرہ)

النصف

ف۵ یعنی اس جہان میں اور وہ حد قائم کرنا ہے چنانچہ ابن اُبَی اور حسّان اور مِسطح کے حد لگائی گئی (مدارک)
ف۶ دوزخ اگر بے توبہ مر جائیں
ف۷ دلوں کے راز اور باطن کے احوال
ف۸ اور عذاب الٰہی تمھیں مہلت نہ دیتا
ف۹ اس کے وسوسوں میں نہ پڑو اور بہتان اٹھانے والوں کی باتوں پر کان نہ لگاؤ

منزل ۴

ع ۲ / ۱۰ / ۸

ف۱۰ اور سارا اللہ تعالیٰ اس کو توبہ و حسن عمل کی توفیق نہ دیتا اور عفو و مغفرت نہ فرماتا
ف۱۱ توبہ قبول فرما کر
ف۱۲ اور منزلت والے ہیں دین میں
ف۱۳ ثروت و مال میں **شانِ نزول** یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے اور وہ آپ کی خالہ کے بیٹے تھے نادار تھے مہاجر تھے بدری تھے آپ ہی ان کا خرچ اٹھاتے تھے مگر چونکہ ام المؤمنین پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ انھوں نے موافقت کی تھی اس لیے آپ نے یہ قسم کھائی اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(ص) = نسبت بدگمانی کا لفظ کہنا بڑی سیاہ باطنی ہے خاص کر ایسی حالت میں جبکہ بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بقسم فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ میرے اہل پاک ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا ناجائز ہے اور جب کسی نیک شخص پر تہمت لگائی جائے تو بغیر ثبوت مسلمان کو اس کی موافقت اور تصدیق کرنا روا نہیں **ف۹** بالکل جھوٹ ہے بے حقیقت ہے **ف۱۰** اور تم پر فضل و کرم منظور نہ ہوتا جس میں سے توبہ کے لئے مہلت دینا بھی ہے اور آخرت میں عفو و مغفرت فرمانا بھی۔

ف۱۹ جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے پڑھی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا بیشک میری آرزو ہے کہ اللہ میری مغفرت کرے اور میں مسطح کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اسکو کبھی موقوف نہ کرونگا چنانچہ آپنے اسکو جاری فرمادیا مسئلہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اسکا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیے کہ اس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے حدیث صحیح میں یہی وارد ہے مسئلہ اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت

ثابت ہوئی اس سے آپکی علوئے شان و مرتبت ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالٰی نے آپکو اولو الفضل فرمایا ف۲ عورتوں کو جو بدکاری اور فجور کو جانتی بھی نہیں اور برا خیال ان کے دلمیں بھی نہیں گزرتا اور ف۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ یہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے اوصاف ہیں ایک قول یہ ہے کہ اس سے تمام ایماندار پارسا عورتیں مراد ہیں انکے عیب لگانے والوں پر اللہ تعالٰی لعنت فرماتا ہے ف۴ یہ عبداللہ بن ابی بن سلول منافق کے حق میں ہے (خازن) ف۵ یعنی روز قیامت ف۶ زبانوں کا گواہی دینا تو انکے مونہوں پر مہریں لگائے جانے سے قبل ہوگا اور اسکے بعد مونہوں پر مہریں لگادی جائیں گی جس سے زبانیں بند ہو جائیں گی اور اعضا بولنے لگیں گے اور دنیا میں جو عمل کیے تھے انکی خبریں دیں گے جیسے کہ آگے ارشاد ہے ف۷ جس کے وہ مستحق ہیں ف۸ یعنی موجود ظاہر ہے اسی کی قدرت سے ہر چیز کا وجود ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ کفار دنیا میں اللہ تعالٰی کے وعدوں میں شک کرتے تھے اللہ تعالٰی آخرت میں انھیں انکے اعمال کی جزا دیکر ان وعدوں کا حق ہونا ظاہر فرما دیگا فائدہ قرآن کریم میں کسی گناہ پر ایسی تغلیظ و تشدید اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی اس سے سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی رفعت منزلت ظاہر ہوتی ہے ف۹ یعنی خبیث کے لیے خبیث لائق ہے خبیثہ عورت خبیث مرد کے لیے اور خبیث مرد خبیثہ عورت کیلیے اور خبیث آدمی خبیث باتوں کے درپے ہوتا ہے اور خبیث باتیں خبیث آدمی کا وطیرہ ہوتی ہیں ف۱۰ یعنی پاک مرد اور عورتیں جن میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا اور صفوان ہیں ف۱۱ تہمت لگانے والے خبیث ف۱۲ یعنی ستھروں اور ستھریوں کے لیے جنت میں اس آیت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا کمال فضل و شرف ثابت ہوا کہ وہ طیبہ اور پاک پیدا کی گئیں اور قرآن کریم میں انکی پاکی کا بیان فرمایا گیا اور انھیں مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ دیا گیا حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو اللہ تعالٰی نے بہت خصائص عطا فرمائے جو آپکے لیے قابل فخر ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں کہ جبریل امین سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے حضور میں ایک حریر پر آپکی تصویر لائے اور عرض کیا کہ یہ آپکی زوجہ ہیں اور یہ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے آپکے سوا کسی کنواری (باکرہ) سے نکاح نہ فرمایا اور یہ کہ رسول کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی وفات آپکی گود میں اور آپ کی نوبت کے دن ہوئی اور آپ ہی کا حجرۂ شریفہ سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا آرام گاہ اور آپکا روضۂ طاہرہ ہوا اور یہ کہ بعض اوقات ایسی حالت میں حضور پر وحی نازل ہوئی کہ حضرت صدیقہ آپکے ساتھ آپکے لحاف میں ہوتیں اور یہ کہ آپ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی دختر ہیں اور یہ کہ آپ پاک پیدا کی گئیں اور آپ سے مغفرت و رزق کریم کا وعدہ فرمایا گیا ف۱۳ مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ غیر کے گھر میں بے اجازت داخل نہ ہو اور اجازت لینے کا طریقہ یہ بھی ہے کہ بلند آواز سے سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہے یا کھکارے جس سے مکان والوں کو معلوم ہو کہ کوئی آنا چاہتا ہے یا یہ کہے کہ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے غیر کے گھر سے وہ گھر مراد ہے جسمیں غیر سکونت رکھتا ہو خواہ اسکا مالک ہو یا نہ ہو ف۱۴ مسئلہ غیر کے گھر جانے والے کی اگر صاحب مکان سے پہلے ہی ملاقات ہو جائے تو اول سلام کرے پھر اجازت چاہے اور اگر وہ مکان کے اندر ہو تو سلام کے ساتھ اجازت چاہے اسطرح کہے السلام علیکم کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حدیث شریف میں ہے کہ سلام کو کلام پر مقدم کرو حضرت عبداللہ کی قراءت بھی اسی پر دلالت کرتی ہے ان کی قراءت یوں ہے حَتّٰى تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا وَتَسْتَاْذِنُوْا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ پہلے اجازت چاہے پھر سلام کرے (مدارک کشاف احمدی) مسئلہ اگر دروازے کے سامنے کھڑے ہونے میں بے پردگی کا اندیشہ ہو تو دائیں یا بائیں جانب کھڑے ہو کر اجازت طلب کرے مسئلہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر گھر میں ماں ہو جب بھی اجازت طلب کرے (موطا امام مالک) ف۱۵ یعنی مکان میں اجازت دینے والا موجود نہ ہو ف۱۶ کیونکہ ملک غیر میں تصرف کرنے کے لئے اس کی رضامندی ضروری ہے ف۱۷ اور اجازت طلب کرنے میں اصرار و الحاح نہ کرو مسئلہ کسی کا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹانا اور شدید آواز سے چیخنا خاص کر علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا ان کو زور سے پکارنا مکروہ و خلاف ادب ہے۔

وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ
اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزریں کیا تم اسے دوست
يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ف۱ بیشک وہ جو عیب لگاتے ہیں انجان ف۲
الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ
پارسا ایمان والیوں کو ف۳ ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے
عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا
ف۴ جس دن ف۵ ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں ف۶ اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے
يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّ
اس دن اللہ انہیں ان کی سچی سزا پوری دے گا ف۷ اور جان لیں گے کہ
اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَالْخَبِيْثُوْنَ
اللہ ہی صریح حق ہے ف۸ گندیاں گندوں کے لیے اور گندے
لِلْخَبِيْثٰتِ ۚ وَالطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَالطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ
گندیوں کیلیے ف۹ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے وہ ف۱۰ پاک ہیں
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۲۶﴾ يٰۤاَيُّهَا
ان باتوں سے جو یہ ف۱۱ کہہ رہے ہیں ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ف۱۲ اے
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ
ایمان والو اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو ف۱۳ اور
تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾
ان کے ساکنوں پر سلام نہ کر لو ف۱۴ یہ تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم دھیان کرو
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ
پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ ف۱۵ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ ف۱۶ اور
اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو ف۱۷ یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اور اللہ تمہارے کاموں کو

منزل ۴

ع ۳ / ۹

ف۱ مثل سرائے اور مسافر خانے وغیرہ کے کہ اس میں جانے کیلیے اجازت حاصل کرنے کی حاجت نہیں شانِ نزول یہ آیت ان اصحاب کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے آیت استیذان یعنی اوپر والی آیت نازل ہونے کے بعد دریافت کیا تھا کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے درمیان اور شام کی راہ میں جو مسافر خانے بنے ہوئے ہیں کیا انہیں داخل ہونے کیلیے بھی اجازت لینا ضروری ہے ف۲ اور جس چیز کا دیکھنا جائز نہیں اس پر نظر نہ ڈالیں مسائل مرد کا بدن زیرِ ناف سے گھٹنے کے نیچے تک عورت ہے اسکا دیکھنا جائز نہیں اور عورتوں میں سے اپنے محارم اور غیر کی باندی کا بھی یہی حکم ہے مگر اتنا اور ہے کہ انکے پیٹ اور پیٹھ کا دیکھنا بھی جائز نہیں اور حُرّہ اجنبیہ کے تمام بدن کا دیکھنا ممنوع ہے اِنْ كَانَ يَأْمَنُ مِنَ الشَّهْوَةِ وَاِنْ اٰمِنَ مِنْهَا فَالْمَمْنُوْعُ النَّظَرُ اِلٰى مَا سِوَى الْوَجْهِ وَالْكَفِّ وَالْقَدَمِ وَمَنْ يَّأْمَنُ فَاِنَّ الزَّمَانَ زَمَانُ الْفَسَادِ فَلَا يَحِلُّ النَّظَرُ اِلَى الْحُرَّةِ الْاَجْنَبِيَّةِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ ضُرُوْرَةٍ مگر بحالت ضرورت قاضی و گواہ کو اور اس عورت سے نکاح کی خواہش رکھنے والے کو چہرہ دیکھنا جائز ہے اور اگر کسی عورت کے ذریعہ سے حال معلوم کر سکتا ہو تو نہ دیکھے اور طبیب کو موضعِ مرض کا بقدرِ ضرورت دیکھنا جائز ہے مسئلہ امرد لڑکے کی طرف بھی شہوت سے دیکھنا حرام ہے (مدارک و احمدی) ف۳ اور زنا و حرام سے بچیں یا یہ معنی ہیں کہ اپنی شرمگاہوں اور انکے لواحق یعنی تمام بدن عورت کو چھپائیں اور پردہ کا اہتمام رکھیں ف۴ اور غیر مردوں کو نہ دیکھیں حدیث شریف میں ہے کہ ازواجِ مطہرات میں سے بعض امہات المؤمنین سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں تھیں اسی وقت ابن ام مکتوم آئے حضور نے ازواج کو پردہ کا حکم فرمایا انھوں نے عرض کیا کہ وہ تو نابینا ہیں فرمایا تم تو نابینا نہیں ہو (ترمذی و ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو بھی نامحرم کا دیکھنا اور اسکے سامنے ہونا جائز نہیں ف۵ اظہر یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے (تفسیر احمدی) ف۶ اور انھیں کے حکم میں دادا پردادا وغیرہ تمام اصول ف۷ کہ وہ بھی محرم ہو جاتے ہیں ف۸ اور انھیں کے حکم میں ہے ان کی اولاد ف۹ کہ وہ بھی محرم ہو گئے ف۱۰ اور انھیں کے حکم میں ہیں چچا ماموں وغیرہ تمام محارم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوعبیدہ بن جراح کو لکھا تھا کہ کفار اہل کتاب کی عورتوں کو مسلمان عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہونے سے منع کریں اس سے معلوم ہوا کہ مسلمہ عورت کو کافرہ عورت کے سامنے اپنا بدن کھولنا جائز نہیں مسئلہ عورت اپنے غلام سے بھی مثل اجنبی کے پردہ کرے (مدارک وغیرہ) ف۱۱ ان پر اپنا سنگار ظاہر کرنا ممنوع نہیں اور غلام انکے حکم میں نہیں اس کو اپنی مالکہ کے مواضعِ زینت کا دیکھنا جائز نہیں ف۱۲ مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنھیں اصلاً شہوت باقی نہیں رہی ہو اور ہوں صالح مسئلہ ائمہ حنفیہ کے نزدیک خصی اور عنین حرمتِ نظر میں اجنبی کا حکم رکھتے ہیں مسئلہ اسی طرح قبیح الافعال مخنث سے بھی پردہ کیا جائے جیسا کہ حدیثِ مسلم سے ثابت ہے ف۱۳ وہ ابھی ناداں نابالغ ہیں ف۱۴ یعنی عورتیں گھر کے اندر چلنے پھرنے میں بھی پاؤں اسقدر آہستہ رکھیں کہ انکے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے مسئلہ اسی لیے چاہیے کہ عورتیں باجے دار جھانجھن نہ پہنیں حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں اس سے سمجھنا چاہیے کہ جب زیور کی آواز عدمِ قبولِ دعا کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی موجبِ غضبِ الٰہی ہو گی پردے کی طرف سے بے پروائی تباہی کا سبب ہے (اللہ کی پناہ) تفسیر احمدی وغیرہ۔

عَلِيْمٌ ﴿۲۸﴾ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ

جانتا ہے اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی سکونت کے نہیں ف۱

فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ﴿۲۹﴾ قُلْ

اور اُنکے برتنے کا تمھیں اختیار ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو مسلمان

لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۲ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ف۳ یہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ

اُنکے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ کو اُنکے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو

يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ

اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں ف۴ اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا

زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪

بناؤ نہ دکھائیں ف۵ مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ

اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ ف۶ یا شوہروں کے باپ ف۷

اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْۤ اِخْوَانِهِنَّ

یا اپنے بیٹے ف۸ یا شوہروں کے بیٹے ف۹ یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے

اَوْ بَنِيْۤ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ

یا اپنے بھانجے ف۱۰ یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں ف۱۱ یا نوکر

غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا

بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں ف۱۲ یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں

عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ

ف۱۳ اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے انکا چھپا ہوا

مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ

سنگار ف۱۴ اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو سب کے سب اس امید پر

منزل ۴

تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اَنْكِحُوا الْاَیَامٰى مِنْكُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ

کہ تم فلاح پاؤ اور نکاح کردو اپنوں میں انکا جو بے نکاح ہوں ف۱ اور اپنے لائق بندوں

وَ اِمَآىٕكُمْؕ اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ اللّٰهُ

اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب ف۲ اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۲﴾ وَ لْیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى

وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ بچے رہیں ف۳ وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے ف۴ یہاں تک

یُغْنِیَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖؕ وَ الَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے ف۵ اور تمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال

اَیْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا ۖۗ وَّ اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ

کمانے کی شرط پر انہیں آزادی لکھدو تو لکھدو ف۶ اگر ان میں کچھ بھلائی جانو ف۷ اور اس پر انکی مدد کرو اللہ کے مال کر

الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا

جو تم کو دیا ف۸ اور مجبور نہ کرو اپنی کنیزوں کو بدکاری پر جبکہ وہ بچنا چاہیں

لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ

تاکہ تم دنیوی زندگی کا کچھ مال چاہو ف۹ اور جو انہیں مجبور کریگا تو بیشک

اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ

اللہ بعد اس کے کہ وہ مجبوری ہی کی حالت پر رہیں بخشنے والا مہربان ہے ف۱۰ اور بیشک ہم نے اتاریں تمہاری

اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مَوْعِظَةً

طرف روشن آیتیں ف۱۱ اور کچھ ان لوگوں کا بیان جو تم سے پہلے ہو گزرے اور ڈر والوں کیلیے

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ

نصیحت اللہ نور ہے ف۱۲ آسمانوں اور زمین کا اسکے نور کی ف۱۳ مثال ایسی

فِیْهَا مِصْبَاحٌؕ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَةٍؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ

جیسے ایک طاق کہ اس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے

دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّ لَا

موتی سا چمکتا روشن ہوتا ہے برکت والے پیڑ زیتون سے ف۱۴ جو نہ پورب کا

ف۱ خواہ مرد یا عورت کنوارے یا غیر کنوارے ف۲ اس غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تردد سے بے نیاز کردیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کو کافی ہوجائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج و زوجہ کے دو رزقوں کا جمع ہوجانا یا فراخی بہ برکت نکاح جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ف۳ حرام کاری سے ف۴ جنہیں مہر و نفقہ میسر نہیں ف۵ اور وہ مہر و نفقہ ادا کرنے کے قابل ہوجائیں حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نکاح کی قدرت رکھے وہ نکاح کرے کہ نکاح پارسائی و پاکبازی کا معین ہے اور جسے نکاح کی قدرت نہ ہو وہ روزے رکھے کہ یہ شہوتوں کے توڑنے والے ہیں ف۶ کہ وہ اسقدر مال ادا کرکے آزاد ہوجائیں اور اس طرح کی آزادی کو کتابت کہتے ہیں اور آیت میں اسکا امر استحباب کیلیے ہے اور یہ استحباب اس شرط کے ساتھ مشروط ہے جو اس کے بعد ہی آیت میں مذکور ہے **شان نزول** حویطب بن عبدالعزیٰ کے غلام صبیح نے اپنے مولیٰ سے کتابت کی درخواست کی مولیٰ نے انکار کیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تو حویطب نے اسکو سو دینار پر مکاتب کردیا اور ان میں سے بیس اسکو بخشدیے باقی اس نے ادا کردیے ف۷ بھلائی سے مراد امانت و دیانت اور کمائی پر قدرت رکھنا ہے کہ وہ حلال روزی سے مال حاصل کرکے آزاد ہوسکے اور مولیٰ کو مال دیکر آزادی حاصل کرنیکے لیے بھیک نہ مانگتا پھرے اسی لیے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام کو مکاتب کرنے سے انکار فرمادیا جو سوائے بھیک کے کوئی ذریعہ کسب کا نہ رکھتا تھا ف۸ مسلمانوں کو ارشاد ہے کہ وہ مکاتب غلاموں کو زکوٰۃ وغیرہ دیکر مدد کریں جس سے وہ بدل کتابت دیکر اپنی گردن چھڑا سکیں اور آزاد ہوسکیں ف۹ یعنی طمع مال میں اندھے ہوکر کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کریں **شان نزول** یہ آیت عبداللہ بن اُبَیّ بن سلول منافق کے حق میں نازل ہوئی جو مال حاصل کرنیکے لیے اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرتا تھا ان کنیزوں نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ف۱۰ اور وبال گناہ مجبور کرنے والے پر ف۱۱ جنہوں نے حلال و حرام حدود و احکام سب کو واضح کردیا ف۱۲ نور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ آسمان و زمین کا ہادی ہے تو اہل سموات و ارض اسکے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں اور اس کی ہدایت سے گمراہی کی حیرت سے نجات حاصل کرتے ہیں بعض مفسرین نے فرمایا معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کا منور فرمانے والا ہے اس نے آسمانوں کو ملائکہ سے اور زمین کو انبیاء سے منور کیا ف۱۳ اللہ کے نور سے یا تو قلب مؤمن کی وہ نورانیت مراد ہے جس سے وہ ہدایت پاتا اور راہ یاب ہوتا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اللہ کے اس نور کی مثال جو اس نے مؤمن کو عطا فرمایا بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سید کائنات افضل موجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ف۱۴ یہ درخت نہایت کثیر البرکت ہے کیونکہ اسکا روغن جسکو زیت کہتے ہیں نہایت صاف و پاکیزہ روشنی دیتا ہے سر میں بھی لگایا جاتا ہے سالن اور نانخورش کی جگہ روٹی سے بھی کھایا جاتا ہے دنیا کے اور کسی تیل میں یہ وصف نہیں اور درخت زیتون کے پتے نہیں گرتے (خازن)

منزل ۴

ع ۸ ۱۰

ف۱ بلکہ وسط کا ہے کہ نہ اسے گرمی سے ضرر پہونچے نہ سردی سے اور وہ نہایت اجود و اعلیٰ ہے اور اس کے پھل غایت اعتدال میں ف۲ اپنی صفا و لطافت کے باعث خود ف۳ اس تمثیل کے معنی میں اہل علم کے کئی قول ہیں ایک یہ کہ نور سے مراد ہدایت ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت غایت ظہور میں ہے کہ عالم محسوسات میں اس کی تشبیہ ایسے روشندان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں ایسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور مصفیٰ زیتون سے روشن ہو کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو اور ایک قول یہ ہے کہ یہ تمثیل نور سید انبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کعب احبار سے فرمایا کہ اس آیت کے معنی بیان کرو انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی روشندان (طاق) تو حضور کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت کہ شجر نبوت سے روشن ہے اور اس نور محمدی کی روشنی و اضائت اس مرتبۂ کمال ظہور پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خلق پر ظاہر ہو جائے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ روشندان تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینۂ مبارک ہے اور فانوس قلب اطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ تعالیٰ نے اسمیں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں نور قلب ابراہیم پر نور محمدی نور پر نور ہے اور محمد بن کعب قرظی نے کہا کہ روشندان و فانوس تو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی و غربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ یہود مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور نصاریٰ مشرق کی طرف قریب ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محاسن و کمالات نزول وحی سے قبل ہی خلق پر ظاہر ہو جائیں نور پر نور یہ کہ نبی ہیں نسل نبی سے نور محمدی ہے نور ابراہیمی پر اسکے علاوہ اور بھی بہت اقوال ہیں (خازن) ف۴ اور ان گھروں سے مراد مسجدیں ہیں انکی تعظیم و تطہیر لازم کی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا مسجدیں بیت اللہ ہیں زمین میں ف۵ تسبیح سے مراد نمازیں ہیں صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر و عصر و مغرب و عشاء مراد ہیں ف۶ اور اسکے ذکر قلبی و لسانی اور اوقات نماز پر مسجدوں کی حاضری سے ف۷ اور انھیں وقت پر ادا کرنے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بازار میں تھے مسجد میں نماز کیلئے اقامت کہی گئی آپ نے دیکھا کہ بازار والے اُٹھے اور دوکانیں بند کر کے مسجد میں داخل ہو گئے تو فرمایا کہ آیت رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے ف۸ اس کے وقت پر ف۹ دلوں کا الٹ جانا یہ ہے کہ شدت خوف و اضطراب سے الٹ کر گلے تک چڑھ جائیں گے نہ باہر نکلیں نہ نیچے اُتریں اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی یا یہ معنی ہیں کفار کے دل کفر و شک سے ایمان و یقین کی طرف پلٹ جائیں گے اور آنکھوں سے پردے اُٹھ جائیں گے یہ تو اس دن کا بیان ہے آیت میں یہ ارشاد فرمایا گیا کہ وہ فرمانبردار بندے جو ذکر و طاعت میں نہایت مستعد رہتے ہیں اور عبادت کی ادا میں سرگرم رہتے ہیں باوجود اس حسن عمل کے اس روز سے خائف رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہ ہو سکا ف۱۰ یعنی پانی سمجھ کر اسکی تلاش میں چلا جب وہاں پہونچا تو پانی کا نام و نشان نہ تھا ایسے ہی کافر اپنے خیال میں نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اسکا ثواب پائے گا جب عرصات قیامت میں پہونچے گا تو ثواب نہ پائے گا بلکہ عذاب عظیم میں گرفتار ہوگا

غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ۚ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ۗ

نہ پچھم کا ف۱ قریب ہے کہ اس کا تیل ف۲ بھڑک اُٹھے اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے نور پر نور ہے ف۳

يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ۗ وَ

اللہ اپنے نور کی راہ بتاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ مثالیں بیان فرماتا ہے لوگوں کے لیے اور

اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿٣٥﴾ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ

اللہ سب کچھ جانتا ہے ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ف۴ اور ان میں

فِيْهَا اسْمُهٗ ۙ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿٣٦﴾ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ

اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام ف۵ وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی

تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

سودا اور نہ خرید و فروخت اللہ کی یاد ف۶ اور نماز برپا رکھنے ف۷ اور زکوٰۃ دینے سے ف۸

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ

ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں ف۹ تاکہ اللہ اُنھیں بدلہ دے

اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

اُن کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے اُنھیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے

بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ

بے گنتی اور جو کافر ہوئے اُن کے کام ایسے ہیں جیسے دھوپ میں چمکتا ریتا کسی جنگل میں

الظَّمْاٰنُ مَآءً ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک جب اس کے پاس آیا تو اُسے کچھ نہ پایا ف۱۰ اور اللہ کو اپنے قریب پایا

فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ۭ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ

تو اُس نے اسکا حساب پورا بھر دیا اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے ف۱۱ یا جیسے اندھیریاں کسی کنڈے کے دریا میں ف۱۲

يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ۭ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا

اس کے اوپر موج موج کے اوپر اور موج اس کے اوپر بادل اندھیرے ہیں ایک پر ایک

فَوْقَ بَعْضٍ ۭ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

ف۱۳ جب اپنا ہاتھ نکالے تو سوجھائی دیتا معلوم نہ ہو ف۱۴ اور جسے

منزل ۴

اور اسوقت اسکی حسرت اور اسکا اندوہ و غم اس پیاس سے بدرجہا زیادہ ہوگا ف۱۱ اعمال کفار کی مثال ایسی ہے ف۱۲ سمندروں کی گہرائی میں ف۱۳ ایک اندھیرا دریا کی گہرائی کا اسپر ایک اور اندھیرا موجوں کے تراکم کا اس پر اور اندھیرا بادلوں کی گھری ہوئی گھٹا کا ان اندھیریوں کی شدت کا یہ عالم کہ جو اس میں ہو وہ ف۱۴ باوجودیکہ اپنا ہاتھ نہایت ہی قریب اور اپنے جسم کا جزو ہے جب وہ بھی نظر نہ آئے تو اور دوسری چیز کیا نظر آئے گی ایسا ہی حال ہے کافر کا کہ وہ اعتقاد باطل اور قول ناحق اور عمل قبیح کی تاریکیوں میں گرفتار ہے بعض مفسرین نے فرمایا کہ دریا کے کنڈے اور اسکی گہرائی سے کافر کے دل کو اور موجوں سے جہل و شک و حیرت کو جو کافروں کے دلوں پر چھائے ہوئے ہیں اور بادلوں سے مہر کو جو ان کے دلوں پر ہے تشبیہ دی گئی ہے۔

ع ۶ ۱۱

اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي

اللہ نور نہ دے اسکے لیے کہیں نور نہیں ف۱ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں جو کوئی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ

آسمانوں اور زمین میں ہیں اور پرندے ف۲ پر پھیلائے سب نے جان رکھی ہے اپنی نماز

وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ

اور اپنی تسبیح اور اللہ اُنکے کاموں کو جانتا ہے اور اللہ ہی کے لیے ہے سلطنت آسمانوں

وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا

اور زمین کی اور اللہ ہی کی طرف پھر جانا کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نرم نرم چلاتا ہے بادل کو

ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

ف۳ پھر اُنھیں آپس میں ملاتا ہے ف۴ پھر اُنھیں تہ پر تہ کر دیتا ہے تو تو دیکھے کہ اُس کے بیچ میں سے مینہ نکلتا ہے

وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

اور اُتارتا ہے آسمان سے اس میں جو برف کے پہاڑ ہیں ان میں سے کچھ اولے ف۵ پھر ڈالتا ہے اُنھیں جس پر چاہے

وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ؕ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ﴿۴۳﴾ يُقَلِّبُ

ف۶ اور پھیر دیتا ہے اُنھیں جس سے چاہے ف۷ قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھ لیجائے ف۸ اللہ بدلی

اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَاللّٰهُ

کرتا ہے رات اور دن کی ف۹ بیشک اس میں سمجھنے کا مقام ہے نگاہ والوں کو اور اللہ نے

خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ

زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا ف۱۰ تو اُن میں کوئی اپنے پیٹ پر چلتا ہے ف۱۱ اور اُن میں

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ

کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے ف۱۲ اور اُن میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے ف۱۳ اللہ بناتا ہے

مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ

جو چاہے بے شک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے بیشک ہم نے اُتاریں صاف بیان کرنے والی آیتیں

وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۶﴾ وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا

ف۱۴ اور اللہ جسے چاہے سیدھی راہ دکھائے ف۱۵ اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے

ف۱ راہ یاب وہی ہوتا ہے جسکو وہ راہ دے

ف۲ جو آسمان و زمین کے درمیان میں ہیں

ف۳ جس سرزمین اور جس بلاد کی طرف چاہے

ف۴ اور اُن کے متفرق ٹکڑوں کو یکجا کر دیتا ہے

ف۵ اس کے معنی یا تو یہ ہیں کہ جس طرح زمین میں پتھر کے پہاڑ ہیں ایسے ہی آسمان میں برف کے پہاڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور یہ اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں ان پہاڑوں سے اولے برساتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ آسمان سے اولوں کے پہاڑ کے پہاڑ برساتا ہے یعنی بکثرت اولے برساتا ہے (مدارک وغیرہ)

ف۶ اور جس کے جان و مال کو چاہتا ہے اُن سے ہلاک و تباہ کرتا ہے

ف۷ اس کے جان و مال کو محفوظ رکھتا ہے

ف۸ اور روشنی کی تیزی سے آنکھوں کو بیکار کر دے

ف۹ کہ رات کے بعد دن لاتا ہے اور دن کے بعد رات

منزل ۴

ف۱۰ یعنی تمام اجناس حیوان کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور یہ سب باوجود متحد الاصل ہونیکے باہم کس قدر مختلف الحال ہیں یہ خالق و عالم کے علم و حکمت اور اس کے کمال قدرت کی دلیل روشن ہے

ف۱۱ جیسے کہ سانپ اور مچھلی اور بہت سے کیڑے

ف۱۲ جیسے کہ آدمی اور پرند

ف۱۳ مثل بہائم اور درندوں کے

ف۱۴ یعنی قرآن کریم جس میں ہدایت و احکام اور حلال و حرام کا واضح بیان ہے

ف۱۵ اور سیدھی راہ جس پر چلنے سے رضائے الٰہی و نعمت آخرت میسر ہو دین اسلام ہے آیات کا ذکر فرمانیکے بعد یہ بتایا جاتا ہے کہ انسان تین فرقوں میں منقسم ہو گئے ایک وہ جنھوں نے ظاہر میں تصدیق حق کی اور باطن میں تکذیب کرتے رہے وہ منافق ہیں دوسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تصدیق کی اور باطن میں بھی معتقد رہے یہ مخلصین ہیں تیسرے وہ جنھوں نے ظاہر میں بھی تکذیب کی اور باطن میں بھی وہ کفار ہیں انکا ذکر بالترتیب فرمایا جاتا ہے۔

بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اللہ اور رسول پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں کے اس کے بعد پھر جاتے ہیں ف۱
وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
اور وہ مسلمان نہیں ف۲ اور جب بلائے جائیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف
بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْۤا
کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے تو جبھی اُن کا ایک فریق منہ پھیر جاتا ہے ف۳ اور اگر اُن کی ڈگری ہو تو اُس کی طرف آئیں
اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ
مانتے ہوئے ف۴ کیا اُن کے دلوں میں بیماری ہے ف۵ یا شک رکھتے ہیں ف۶ یا یہ ڈرتے ہیں
اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ؕ بَلْ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾
کہ اللہ و رسول اُن پر ظلم کریں گے ف۶ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں
اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ
مسلمانوں کی بات تو یہی ہے ف۷ جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں
بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَمَنْ
فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہونچے اور جو
يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ
حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں اور
اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَىِٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ
اُنھوں نے ف۸ اللہ کی قسم کھائی اپنے حلف میں حد کی کوشش سے کہ اگر تم اُنھیں حکم دو گے تو وہ ضرور جہاد کو نکلیں گے تم فرماؤ قسمیں نہ کھاؤ
طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۳﴾ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
ف۹ موافق شرع حکم برداری چاہیے اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ف۱۰ تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ
حکم مانو رسول کا ف۱۱ پھر اگر تم منہ پھیرو ف۱۲ تو رسول کے ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا ف۱۳ اور تم پر وہ ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا
اِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۴﴾ وَعَدَ
ف۱۴ اور اگر رسول کی فرمانبرداری کرو گے راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں مگر صاف پہونچا دینا ف۱۵ اللہ نے وعدہ دیا

ف۱ اور اپنے قول کی پابندی نہیں کرتے
ف۲ منافق ہیں کیونکہ اُنکے دل انکی زبانوں کے موافق نہیں
ف۳ کفار و منافقین بارہا تجربہ کر چکے تھے اور اُنھیں کامل یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ سراسر حق و عدل ہوتا ہے اس لیے ان میں جو سچا ہوتا وہ تو خواہش کرتا تھا کہ حضور اسکا فیصلہ فرمائیں اور جو ناحق پر ہوتا وہ جانتا تھا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی عدالت سے وہ اپنی ناجائز مراد نہیں پا سکتا اس لیے وہ حضور کے فیصلہ سے ڈرتا اور گھبراتا تھا شانِ نزول بشر نامی ایک منافق تھا ایک زمین کے معاملہ میں اسکا ایک یہودی سے جھگڑا تھا یہودی جانتا تھا کہ اس معاملہ میں وہ سچا ہے اور اس کو یقین تھا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و عدل کا فیصلہ فرماتے ہیں اس لیے اس نے خواہش کی کہ یہ مقدمہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیصل کرایا جائے لیکن منافق بھی جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عدل و انصاف میں کسی کی رورعایت نہیں فرماتے اس لیے وہ حضور کے فیصلہ پر تو راضی نہ ہوا اور کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے پر مصر ہوا اور حضور کی نسبت کہنے لگا کہ وہ ہم پر ظلم کریں گے اس پر یہ آیت نازل ہوئی

الثلثة
ع ۶/۱۰/۱۲
منزل ۴

ف۴ کفر یا نفاق کی
ف۵ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت میں
ف۶ ایسا تو ہے نہیں کیونکہ یہ وہ خوب جانتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فیصلہ حق سے متجاوز ہو ہی نہیں سکتا اور کوئی بد دیانت آپ کی عدالت سے پرایا حق مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے وہ آپ کے فیصلہ سے اعراض کرتے ہیں
ف۷ اور انکو یہ طریق ادب لازم ہے کہ
ف۸ یعنی منافقین نے (مدارک)
ف۹ کہ جھوٹی قسم گناہ ہے
ف۱۰ زبانی اطاعت اور عملی مخالفت اس سے کچھ چھپا نہیں
ف۱۱ سچے دل اور سچی نیت سے
ف۱۲ رسول علیہ الصلاۃ والسلام کی فرمانبرداری سے تو اس میں اُنکا کچھ ضرر نہیں
ف۱۳ یعنی دین کی تبلیغ اور احکام الٰہی کا پہونچا دینا اسکو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھی طرح ادا کر دیا اور وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو چکے
ف۱۴ یعنی رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری
ف۱۵ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بہت واضح طور پر پہنچا دیا۔

اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے ف۲ کہ ضرور انھیں زمین میں خلافت دے گا ف۳

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي

جیسی اُن سے پہلوں کو دی ف۳ اور ضرور اُن کے لیے جما دیگا انکا وہ دین جو اُن کے لیے

ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا

پسند فرمایا ہے ف۴ اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو امن سے بدل دیگا ف۵ میری عبادت کریں میرا

يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾

شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ بے حکم ہیں

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾

اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ

ہرگز کافروں کو خیال نہ کرنا کہ وہ کہیں ہمارے قابو سے نکل جائیں زمین میں اور انکا ٹھکانا آگ ہے

وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۵۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ

اور ضرور کیا ہی برا انجام اے ایمان والو چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام ف۶

اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ

اور وہ جو تم میں ابھی جوانی کو نہ پہنچے ف۷ تین وقت ف۸ نماز صبح سے پہلے

الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؕ

ف۹ اور جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو دوپہر کو ف۱۰ اور نماز عشا کے بعد ف۱۱

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ

یہ تین وقت تمہاری شرم کے ہیں ف۱۲ ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ اُن پر ف۱۳ آمد و رفت رکھتے ہیں

عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس ف۱۴ اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اور اللہ علم و

حَكِيْمٌ ﴿۵۸﴾ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ

حکمت والا ہے اور جب تم میں لڑکے ف۱۵ جوانی کو پہنچ جائیں تو وہ بھی اذن مانگیں ف۱۶ جیسے انکے اگلوں ف۱۷ نے

منزل ۴ ع ۷ ۱۳

ف۱ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کے قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر کیا پھر بحکم الٰہی مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی اور انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا مگر قریش اس پر بھی باز نہ آئے روزمرہ انکی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں اصحاب رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر وقت خطرے میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئیگا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بار سے ہم سبکدوش ہوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ف۲ اور بجائے کفار کے تمہاری فرمانروائی ہوگی حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا ف۳ حضرت داؤد و سلیمان وغیرہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ جابرۂ مصر و شام کو ہلاک کرکے بنی اسرائیل کو خلافت دی اور ان ممالک پر انکو مسلط کیا ف۴ یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب فرمائیگا ف۵ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے کفار مٹا دیے گئے مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے انکے لیے فتح فرمائے اکاسرہ کے ممالک و خزائن اُنکے قبضہ میں آئے دنیا پر انکا رعب چھا گیا فائدہ اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے بعد ہونیوالے خلفاء راشدین کی خلافت کی دلیل ہے کیونکہ انکے زمانہ میں فتوحات عظیمہ ہوئے اور کسریٰ وغیرہ ملوک کے خزائن مسلمانوں کے قبضہ میں آئے اور امن و تمکین اور دین کا غلبہ حاصل ہوا ترمذی و ابو داؤد کی حدیث میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال ہے پھر ملک ہوگا اسکی تفصیل یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دو برس تین ماہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت چھ ماہ ہوئی (خازن) ف۶ اور باندیاں شانِ نزول حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک انصاری غلام مدلج بن عمرو کو دوپہر کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بلانے کے لیے بھیجا وہ غلام ویسے ہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان میں چلا گیا جبکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف رکھتے تھے غلام کے اچانک چلے آنے سے آپکے دل میں خیال ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لیکر مکانوں میں داخل ہونیکا حکم ہوتا اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی ف۷ بلکہ ابھی قریب بلوغ ہیں سن بلوغ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک لڑکے کیلیے اٹھارہ سال اور لڑکی کیلیے سترہ سال اور عامہ علماء کے نزدیک لڑکے اور لڑکی دونوں کیلیے پندرہ سال ہے (تفسیر احمدی) ف۸ یعنی ان تین وقتوں میں اجازت حاصل کریں جنکا بیان اسی آیت میں فرمایا جاتا ہے ف۹ کہ وہ وقت ہے خوابگاہوں سے اُٹھنے اور شب خوابی کا لباس اُتار کر بیداری کے کپڑے پہننے کا ف۱۰ قیلولہ کرنیکے لیے اور تہبند باندھ لیتے ہو ف۱۱ کہ وہ وقت ہے بیداری کا لباس اُتارنے اور خواب کا لباس پہننے کا ف۱۲ کہ ان اوقات میں خلوت و تنہائی ہوتی ہے بدن چھپانے کا بہت اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ بدن کا کوئی حصہ کھل جائے جسکے ظاہر ہونے سے شرم آتی ہے لہٰذا ان اوقات میں غلام اور بچے بھی بے اجازت داخل نہ ہوں اور انکے علاوہ جوان لوگ تمام اوقات میں اجازت حاصل کریں کسی وقت بھی بے اجازت داخل نہ ہوں (خازن وغیرہ) ف۱۳ مسئلہ یعنی ان تین وقتوں کے سوا باقی اوقات میں غلام اور بچے بے اجازت داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ف۱۴ کام و خدمت کیلیے تو ابنرہر وقت استیذان کا لازم ہونا سبب حرج ہوگا اور شرع میں حرج مدفوع ہے (مدارک) ف۱۵ یعنی آزاد ف۱۶ تمام اوقات میں ف۱۷ ان سے بڑے مرد ۔

الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٥٩﴾

اذن مانگا اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے اپنی آیتیں اور اللہ علم و حکمت والا ہے

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں ؎۱ جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں

أَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ ۖ وَأَن يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ۗ

کہ اپنے بالائی کپڑے اُتار رکھیں جبکہ سنگار نہ چمکائیں ؎۲ اور اس سے بھی بچنا ؎۳ انکے لیے اور بہتر

وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾ لَّيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا

ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے نہ اندھے پر تنگی ؎۴ اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ

عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ وَلَا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَن تَأْكُلُوا مِن بُيُوتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر ؎۵ یا اپنے

آبَائِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أُمَّهَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ إِخْوَانِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخَوَاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ

باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے

أَعْمَامِكُمْ أَوْ بُيُوتِ عَمَّاتِكُمْ أَوْ بُيُوتِ أَخْوَالِكُمْ أَوْ بُيُوتِ خَالَاتِكُمْ أَوْ مَا

چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھپیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا

مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ أَوْ صَدِيقِكُمْ ۚ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَأْكُلُوا جَمِيعًا

جہاں کی کنجیاں تمھارے قبضہ میں ہیں ؎۶ یا اپنے دوست کے یہاں ؎۷ تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ

أَوْ أَشْتَاتًا ۚ فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ

یا الگ الگ ؎۸ پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ؎۹ ملتے وقت کی اچھی دعا

عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ

اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ اللہ یونہی بیان فرماتا ہے تم سے آیتیں کہ تمھیں

تَعْقِلُونَ ﴿٦١﴾ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا

سمجھ ہو ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر یقین لائے اور جب رسول کے پاس

مَعَهُ عَلَىٰ أَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوا حَتَّىٰ يَسْتَأْذِنُوهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ

کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جسکے لیے جمع کیے گئے ہوں ؎۱۰ تو نہ جائیں جبتک ان سے اجازت نہ لے لیں وہ جو تم سے

؎۱ جنکا سن زیادہ ہوچکا اور اولاد ہونے کی عمر نہ رہی اور پیرانہ سالی کے باعث ؎۲ اور بال سینہ پنڈلی وغیرہ نہ کھولیں ؎۳ اور بالائی کپڑوں کو پہنے رہنا ؎۴ شانِ نزول سعید بن مُسَیَّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کو جاتے تو اپنے مکانوں کی چابیاں نابینا اور بیماروں اور اپاہجوں کو دے جاتے جو ان اعذار کے باعث جہاد میں نہ جا سکتے اور انھیں اجازت دیتے کہ انکے مکانوں سے کھانے کی چیزیں لیکر کھائیں مگر وہ لوگ اسکو گوارا نہ کرتے باین خیال کہ شاید یہ انکو دل سے پسند نہ ہو اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں اس کی اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ اندھے اپاہج اور بیمار لوگ تندرستوں کے ساتھ کھانے سے بچتے کہ کہیں کسی کو نفرت نہ ہو اس آیت میں انھیں اجازت دی گئی اور ایک قول یہ ہے کہ جب اندھے نابینا اپاہج کسی مسلمان کے پاس جاتے اور اسکے پاس انکے کھلانے کیلیے کچھ نہ ہوتا تو وہ انھیں کسی رشتہ دار کے یہاں کھلانے کیلیے لیجاتا یہ بات ان لوگوں کو گوارا نہ ہوتی اسپر یہ آیت نازل ہوئی اور انھیں بتایا گیا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے ؎۵ کہ اولاد کا گھر اپنا ہی گھر ہے حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے اسی طرح شوہر کیلیے بیوی کا اور بیوی کے لیے شوہر کا گھر بھی اپنا ہی گھر ہے ؎۶ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس سے مراد آدمی کا وکیل اور اسکا کارپرداز ہے ؎۷ معنیٰ یہ ہیں کہ ان سب لوگوں کے گھر کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں جبکہ معلوم ہو کہ وہ اس سے راضی ہیں سلف کا تو یہ حال تھا کہ آدمی اپنے دوست کے گھر اس کی غیبت میں پہونچتا تو اسکی باندی سے اس کا کیسہ طلب کرتا اور جو چاہتا اس میں سے لے لیتا جب وہ دوست گھر آتا اور باندی اسکو خبر دیتی تو اس خوشی میں وہ باندی کو آزاد کر دیتا مگر اس زمانہ میں یہ فیاضی کہاں لہٰذا بے اجازت کھانا نہ چاہیے (مدارک و جلالین) ؎۸ شانِ نزول قبیلہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا بغیر مہمان کے کھانا نہ کھاتے تھے کبھی کبھی مہمان نہ ملتا تو صبح سے شام تک کھانا لیے بیٹھے رہتے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ؎۹ مسئلہ جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے اہل کو سلام کرے اور ان لوگوں کو جو مکان میں ہوں بشرطیکہ اُنکے دین میں خلل نہ ہو (خازن) مسئلہ اگر خالی مکان میں داخل ہو جہاں کوئی نہیں ہے تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَرَكَاتُهُ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مکان سے یہاں مسجدیں مراد ہیں نخعی نے کہا کہ جب مسجد میں کوئی نہ ہو تو کہے اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (شفا شریف) ملا علی قاری نے شرح شفا میں لکھا کہ خالی مکان میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اہل اسلام کے گھروں میں روح اقدس جلوہ فرما ہوتی ہے ؎۱۰ جیسے کہ جہاد اور تدبیر جنگ اور جمعہ و عیدین اور مشورہ اور ہر اجتماع جو اللہ کے لیے ہو۔

منزل ۴

ع ٨ ١٤

يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا

اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں ف۱ پھر جب

اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ

وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کیلیے تو ان میں جسے تم چاہو اجازت دیدو اور اُن کے لیے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۶۲﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ

اللہ سے معافی مانگو ف۲ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں

بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ

ایک دوسرے کو پکارتا ہے ف۳ بیشک اللہ جانتا ہے جو تم میں چپکے نکلجاتے ہیں کسی چیز کی آڑ لیکر ف۴ تو ڈریں وہ

الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ

جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انھیں کوئی فتنہ پہونچے ف۵ یا اُنپر دردناک عذاب پڑے

اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ

ف۶ سن لو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو

وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

ف۷ اور اس دن جسمیں اُسکی طرف پھیرے جائینگے ف۸ تو وہ اُنھیں بتا دیگا جو کچھ اُنھوں نے کیا اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ف۹

ف۱ اِن کا اجازت چاہنا نشان فرمابرداری اور دلیل
صحت ایمان ہے
ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ افضل یہی ہے کہ حاضر رہیں اور
اجازت طلب نہ کریں مسئلہ اماموں اور دینی پیشواؤں کی
مجلس سے بھی بے اجازت نہ جانا چاہیے (مدارک)
ف۳ کیونکہ جسکو رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پکاریں
اسپر اجابت وتعمیل واجب ہو جاتی ہے اور ادب سے
حاضر ہونا لازم ہوتا ہے اور قریب حاضر ہونے کے لیے
اجازت طلب کرے اور اجازت سے ہی واپس ہو اور
ایک معنی مفسرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ رسول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ندا کرے تو ادب وتکریم اور
توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز
کے ساتھ متواضعانہ ومنکسرانہ لہجہ میں یَا نَبِیَّ اللّٰہِ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ کہکر
ف۴ شانِ نزول منافقین پر روز جمعہ مسجد میں ٹھہر کر
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خطبے کا سننا گراں
ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ صحابہ کی آڑ لیکر
سرکتے سرکتے مسجد سے نکلجاتے تھے اس پر یہ آیت نازل
ہوئی ف۵ دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک
حوادث یا ظالم بادشاہ کا مسلط ہونا یا دل کا
سخت ہو کر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ۹
ف۶ آخرت میں ف۷ ایمان پر یا ع ۳
نفاق پر ف۸ جزا کے لیے اور وہ دن روز قیامت ۱۵
ہے ف۹ اس سے کچھ چھپا نہیں

منزل ۴